

106051 - تارك نماز کی شكار كردہ مچھلی كھانے كا حكم

سوال

میرا ایک قریبی رشتہ دار شکاری ہے، اور وہ نماز ادا نہیں کرتا، تو کیا اسکا شكار كردہ شكار كھانا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ شكار كرنے سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

سوال نمبر (2182) کے جواب میں تارك نماز كا حكم بیان ہو چكا ہے کہ نماز كا تارك كافر ہے۔

آپ كو اپنے اس قریبی شخص كو نصیحت كرنے کی كوشش كرنی چاہیے، اور اسے نماز ترك كرنے کے خطرناك انجام اور اس کے عظیم جرم كا بتانا چاہیے، اس سلسلہ میں مستفید ہونے کے لیے آپ سوال نمبر (47425) كا مطالعہ کریں، کیونکہ اس میں تارك نماز كو دعوت دینے كا طریقہ بیان کیا گیا ہے، اور اگر دلیل اور حجت قائم ہو جانے کے بعد بھی وہ نماز سے انكار كرتا ہے تو آپ اس كو چھوڑ كر اس سے بائیکاٹ كر دیں تا کہ وہ آپ پر اثر انداز نہ ہو جائے۔

اور آپ سوال نمبر (4420) کے جواب كا بھی مطالعہ کریں۔

دوم:

شكار حلال ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ شكار كرنے والا ان میں سے ہو جن كا ذبیحہ حلال ہو، یعنی وہ یا تو مسلمان ہو یا پھر كتابی، اس لیے مشرك اور مجوسی اور كیمونسٹ اور ملحد اور مرتد وغیرہ كا شكار حلال نہیں۔

بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شكار میں شرط یہ ہے کہ شکاری اہل ذبح میں شامل ہوتا ہو، یعنی ان میں شامل ہوتا ہو جن كا ذبح كردہ حلال ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" تو اگر اسے شکاری كتا پکڑے (جس پر بسم اللہ پڑھی ہو) . متفق علیہ.

اور شکاری بھی ذبح کرنے والے کے قائم مقام ہے اس لیے اس میں اہلیت کی شرط ہو گی " انتہی بتصرف.

دیکھیں: کشاف القناع (6 / 218).

اس بنا پر آپ کے لیے اپنے قریبی کا شکار کردہ شکار کھانا جائز نہیں؛ کیونکہ تارك نماز کافر اور مرتد ہے، اس لیے اس کا ذبح کردہ حلال نہیں، اور نہ ہی اس کا شکار کردہ شکار حلال ہے.

واللہ اعلم .